# حرف آغاز

**الحمدللّٰه رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدنا مولانا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه ومن تبعه إلى يوم الدين؛أمابعد!**

عام مسلمانوں کے لیے استفتا (حکم شرعی معلوم کرنا) اور اہل علم کے لیے کار افتا ایک دینی فریضہ اور اہم شرعی ذمہ داری ہے، ہر مسلمان اس بات کا پابند ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گذارے، زندگی کے تمام معاملات میں شریعت کا حکم معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو جاننے والوں سے پوچھو:

**"فَسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ".** (سورۃ النحل:۴۳)

(یعنی جو تم نہ جانتے ہو، جانکاروں سے دریافت کرلو۔)

یعنی اہل علم سے حکم شرع معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرو۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ!

**"إنما شفاء العي السوال".** (یعنی شریعت کے احکام سے ناواقفیت شخص کا علاج سوال کرنا ہے)۔

فتوے کی ابتدا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابۂ کرامؓ نے اس حساس اور ناگزیر شرعی ذمہ داری کو سنبھالا اور احسن طریقہ سے انجام دیا، صحابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا دور فقہ و فتاوی میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے، ائمۂ مجتہدین اور بعد کے فقہا نے ان فتاویٰ سے خاص طور پر استفادہ کیا ہے، دوسری صدی ہجری فقہ و فتاویٰ اور اجتہاد و استنباط کے لحاظ سے زریں دور رہا ہے، اس میں ایسے ائمۂ مجتہدین پیدا ہوئے جنہوں نے فقہ و فتاویٰ کا نہایت ہی نمایاں کار انجام دیا اور امت کے سواد اعظم نے ان کی اتباع و پیروی کی، شریعت اسلامیہ میں فقہ و فتاویٰ کی فضیلت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

**"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ".** (سورۃ التوبہ:۱۲۲)

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تا کہ سمجھ پیدا کریں دین میں۔

فقہ کے حصول میں مصروف رہنے کی صورت میں اللہ جل شانہ کی طرف سے رزق کا وعدہ کیا گیا ہے:

"من تفقه فی دین اللّٰه کفاه اللّٰه همه و رزقه من حیث لایحتسب". (کنز العمال، حدیث نمبر: ۲۸۸۵۵)
جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ (فقہ) حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو فکر وتردد سے کفایت کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

ہمارے ملک ہندوستان اور تقسیم کے بعد پاکستان کے دینی کاموں کی عمومی زبان اردو ہے، علماو مفتیان کرام نے اسی زبان میں فقہ وفتاویٰ کی اہم ذمہ داری ادا کی ہے۔ اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں یہاں فارسی زبان زیادہ رائج تھی، فقیہ العصر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اسی زبان میں فقہ وفتاویٰ اور تصنیف وتالیف کا کام کیا۔ ان کے بعد فقہ وفتاویٰ کا یہ سلسلہ اردو زبان میں رائج ہوا، جس کا سب سے بڑا ذخیرہ "فتاویٰ دار العلوم دیوبند" کی شکل میں ہے اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے بیشتر کتابیں اسی زبان میں ہیں۔ اگر اردو زبان میں فتاویٰ کی کتابوں کو اکھٹا کیا جائے تو اس کے لیے ایک لائبریری کی ضرورت پڑے گی۔ ہندوستان و پاکستان کے اکثر علاقوں کے حالات اور مسائل یکساں ہیں، اس لئے فطری طور پر فتاویٰ کے ان مجموعوں میں خاصی تکرار پائی جاتی ہے، اس لئے ایک ایسے مجموعہ کی ضرورت تھی، جس میں مکررات کو حذف کر کے اہم فتاویٰ کو شامل کیا گیا ہو، تا کہ فقہ وفتاویٰ کا یہ سمندر کوزہ میں آجائے اور اصحاب نظر کے لئے استفادہ آسان ہو جائے۔

مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے کہ ان کے قلب میں اس اہم خدمت کا شوق پیدا ہوا اور انہوں نے چالیس سے زائد کتب فتاویٰ سے اس مفید اور رہنما کتاب "فتاویٰ علماء ہند" کی ترتیب کا کام شروع کیا ہے، فتاویٰ کی جمع وترتیب کا کام انتہائی محنت طلب، نازک، دشوار اور مشکل ہے، پھر اس پر قیمتی حواشی کا چڑھانا اس کام کو مشکل ترین کر دیتا ہے، اس کے لیے مرتب کی فقہی صلاحیت کا مضبوط ہونا ضروری ہے، ہمیں خوشی ہے کہ مولانا نے اس ذمہ داری کو پوری فقہی بصیرت اور خداداد صلاحیتوں کے ساتھ نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم میں مزید برکت دے اور اس مجموعہ کو قبول عام عطا کرے اور اس کا پورا پورا نفع امت مسلمہ کو پہنچے۔ (آمین)

۱۹؍رمضان ۱۴۳۴ھ
۲۹؍جولائی ۲۰۱۳ء

(مولانا) سید نظام الدین
امیر شریعت امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ